خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 6 دسمبر 2024 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صلح حدیبیہ کے ذکر میں آج بھی کچھ مزید تفصیل بیان کروں گا۔ سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ معاہدوں میں رخنے رہ جایا کرتے ہیں جو بعض اوقات بعد میں اہم نتائج کا باعث بن جاتے ہیں۔ چنانچہ صلح حدیبیہ میں بھی یہ رخنہ رہ گیا تھا کہ اس میں گو مسلمان مردوں کی واپسی کے متعلق صراحتاً ذکر تھا مگر ایسی عورتوں کا کوئی ذکر نہیں تھا جو اہل مکہ میں سے اسلام قبول کر کے مسلمانوں میں آملیں۔ مگر جلد ہی ایسے حالات رونما ہونے لگے جن سے کفار مکہ پر اس رخنہ کا وجود کھلے طور پر ظاہر ہو گیا۔ چنانچہ ابھی اس معاہدہ پر بہت تھوڑا وقت گزرا تھا کہ مکہ سے بعض مسلمان عورتیں کفار کے ہاتھ سے چھٹ کر مدینہ میں پہنچ گئیں۔ ان میں سب سے اول نمبر پر مکہ کے ایک فوت شدہ مشرک رئیس عقبہ ابن ابی معیط کی لڑکی ام کلثوم تھی جو ماں کی طرف سے حضرت عثمان بن عفان کی بہن بھی لگتی تھیں، وہ مکہ کے کفار سے نکل کر پیدل چلکر مدینہ پہنچی تھیں، ان کے رشتہ دار انہیں لینے کیلئے آئے، لیکن آپ صلی علیہ اسلام نے انہیں دینے سے انکار کر دیا کہ معاہدہ میں عورت کے لوٹانے کی کوئی شرط نہیں۔

معاہدہ کی ایک شرط یہ تھی کہ اگر مکہ سے کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ آئے تو مسلمان اسے واپس کرینگے لیکن اگر کوئی مدینہ سے منحرف ہو کر جائیگا تو مکہ والے اسے واپس نہ کرینگے، بظاہر یہ شرط مسلمانوں کے خلاف لگ رہی تھی، لیکن مسلمانوں سے منحرف ہو کر جانے والے کی مسلمانوں کو کوئی ضرورت نہ تھی۔

معاہدہ سے کچھ روز بعد ہی ابو بصیر مکہ سے بھاگ کر مدینہ پہنچا، اس کی طلبی پر آپ ﷺ نے اسے بلایا اور واپس لوٹنے کا کہا، ابو بصیر کے کہنے پر آپ ﷺ نے اسے کہا کہ ہم معاہدہ سے مجبور ہیں اگر تمہارے دل میں اسلام کی کچھ تڑپ ہو گی تو یقینا خدا تعالیٰ کوئی راہ نکال دیگا، ابو بصیر مکہ والوں کیساتھ واپس لوٹ رہا تھا، اس کے دل میں مکہ والوں سے متعلق خوف تھا اس نے قافلہ کے رئیس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور دوسرا شخص بھاگ کر مدینہ واپس پہنچ گیا، آپ ﷺ نے اس سے ساری بات سنی اتنے میں ابو بصیر بھی واپس آگیا، آنحضرت ﷺ نے کہا کہ یہ شخص تو جنگ کی آگ بھڑکا رہا ہے، جس پر وہ سمجھ گیا کہ آپ ﷺ عہد کی وجہ سے اسے واپس لوٹنے کا کہیں گے اس پر وہ وہاں سے نکل کر سیف البحر جا کر آباد ہو گیا، جب مکہ کے کمزور دل مسلمانوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ بھی وہاں جا بسے، اور آہستہ آہستہ ان کی تعداد 70 کے قریب ہو گئی۔ اور مسلمانوں کی ایک نئی سلطنت تیار ہو گئی۔

سیف البحر مکہ سے شام کے تجارتی راستے کے قریب تھا اس لئے جلد ہی قریش نے تجارتی قافلوں پر حملوں سے تنگ آکر ہتھیار ڈال دیئے اور آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور کہا کہ سیف البحر کے مہاجرین کو مدینہ میں بلا کر اپنے سیاسی انتظام میں شامل کر لیں اور معاہدہ کی اس شرط کو کہ مدینہ والوں کو مکہ والوں کو واپس لوٹانا ہو گا وہ شرط بھی ختم کر دی، ابو بصیر کو آپ ﷺ نے بلاوا بھیجا وہ وہیں سیف البحر میں فوت ہو گئے، باقی لشکر کو لیکر ابو جندل آپ میں ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔

پھر حضور انور نے معترضین کی طرف سے اس معاہدہ کے بعد ہونیوالے واقعات پر بعض اعتراضات کو تاریخ کے مطابق بالکل غلط ثابت کیا۔ نیز فرمایا تمام تر واقعات نہ صرف معاہدہ کے مطابق تھے بلکہ عدل و انصاف کی روح سے عین مناسب اور درست تھے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو خود بھی عقل دے اور ان دجالی فتنوں سے بھی بچائے رکھے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۞ عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۞ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۞